اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

”حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے واقعات“(for before 09)

(1) سورج واپس آگیا

ایک مرتبہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کہیں دور سے آرہے تھے، راستے میں عصر کا وقت ہو گیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے عصر کی نماز پڑھی، اس کے بعد حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے گھٹنے پر اپنا پیارا سر رکھ کر لیٹ گئے اور نیند آگئی۔ حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے عصر کی نماز نہیں پڑھی تھی، اپنی آنکھ سے دیکھ رہے تھے کہ عصر کی نماز کا وقت ختم ہو رہا ہے، مگر ذہن میں یہ بات آئی کہ اگر میں اپنا پاؤں ہٹاتا ہوں تو کہیں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی پیاری نیند خراب (disturb) نہ ہو جائے، اس لیے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پیارے سر کو نہ ہٹایا، یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا(اور نماز کا وقت ختم ہو گیا) جب پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی پیاری آنکھ کھلی تو حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے اپنی نماز نہ پڑھنے کی بات بتائی۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے دعا فرمائی تو سورج واپس آگیا اور حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے نماز عصر ادا کی پھر سورج ڈوب (sun set ہو) گیا۔(معجم کبیر،24/145، حدیث:382، الشفا،1/284)

پیارے بچّو اور اچھی بچّیو! اس حدیث شریف سے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شان بھی معلوم ہوئی کہ اللہ پاک نے اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو ایسی طاقت دی ہے کہ چاہیں تو سورج کو واپس بُلا لیں۔

....

(2) چاند دو ٹکڑے ہو گیا

مکّے شریف میں رہنے والے غیر مسلموں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے یہ کہا کہ اگر آپ سچّے نبی ہیں تو ہمیں کوئی نشانی دکھائیں۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کچھ اس طرح کہتے ہیں کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ حضور صَلَّی اللّٰہ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے چاند کے دو ٹکڑے کر دیے۔ ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر اور دوسرا ٹکڑا پہاڑ کے نیچے نظر آ رہا تھا۔ غیر مسلموں نے جب یہ دیکھ لیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اُن سے فرمایا: گواہ ہو جاؤ گواہ ہو جاؤ (کہ میں اللہ پاک کا سچّا نبی ہوں)۔

(بخاری،3/340،339،حدیث:4864،4865 مُلخصاً)

قرآنِ پاک میں اللہ پاک فرماتا ہے، ترجمہ (Translation): قیامت قریب آگئی اور چاند پھٹ گیا (یعنی ٹکڑے ہو گیا)۔

(ترجمہ کنز العرفان)(پ ۲۷، القمر:۱) یعنی نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے چاند کے دو ٹکڑے کر دیے۔ (تفسیر خازن،4/201 مُلخصاً)

پیارے بچّو اور اچھی بچّیو! اس حدیثِ مُبارک سے یہ معلوم ہوا کہ اللہ پاک نے نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو ایسی طاقت دی ہے کہ چاند، سورج بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا حکم مانتے ہیں۔ اور یہ بھی پتا چلا کہ قیامت آئے گی یعنی ہم مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہوں گے اور ہم سے ہمارے اچھے بُرے کاموں کے بارے میں پوچھا جائے گا، تو ہمیں چاہیے کہ نیک کام کر کے اللہ پاک کو خوش کریں۔

....

(3) سانپ کا زہر ختم ہو گیا

جب مکّے شریف سے مدینے پاک جانے کا حکم ہوا تو پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور حضرتِ ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ دونوں، ایک ساتھ جانے لگے۔ راستے میں جب ایک غار (cave) کے قریب پہنچے تو پہلے صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اندر گئے اور صفائی کی، غار کے تمام سوراخوں (holes) کو بند کیا، ایک سوراخ کو بند کرنے کے لئے کوئی چیز نہ ملی تو آپ نے اپنے پاؤں کا انگوٹھا رکھ کر اس کو بند کیا، پھر حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو بلایا اور حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ آئے اور حضرتِ ابو بکر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے گھٹنے سے اوپر سر رکھ کر سو گئے۔ کچھ دیر بعد ایک سانپ، اُس سوراخ (hole) پر آیا جہاں صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے پاؤں کا انگوٹھا تھا اور اُس نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو کاٹ لیا، آپ کو بہت تکلیف ہوئی مگر ذہن میں یہ بات آئی کہ کہیں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی پیاری نیند خراب (disturb) نہ ہو جائے، اس لیے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے پیارے سر کو نہ ہٹایا۔ جب بہت تکلیف ہوئی تو آنکھوں سے آنسو نکل آئے، جب وہ آنسو پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے پیارے پیارے چہرے پر گرے تو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جاگ گئے پھر ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے ساری بات بتا دی، حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اُن کے پاؤں پر اپنا لُعاب (یعنی تھوک شریف) لگا دیا جس کی برکت سے انہیں فوراً آرام آگیا۔

(مدارج النبوت،2/58، تفسیر خازن،2/240، بہار شریعت،1/75، حصہ 1:)

www.farzuloom.net

پیارے بچّو اور اچھی بچّیو! اس حدیثِ پاک سے ہمیں یہ درس(lesson)ملا کہ صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمۡ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ سے اپنی جان سے بھی بڑھ کر محبت فرماتے تھے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ سے خوب محبت کریں اور آپ کی سنّتوں پر چلیں۔

....

(4) ہزار صحابہ کی دعوت

حضرت جابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ کہتے ہیں کہ ایک جنگ میں کھانا نہ ہونے کی وجہ سے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ نے اپنے پیٹ پر پتھر باندھا ہوا تھا یہ دیکھ کر میں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ سے اجازت لے کر اپنے گھر آیا اور بیوی سے کہا: میں نے نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ کو بہت بھوک کی حالت میں دیکھا ہے، کیا گھر میں کچھ کھانا ہے؟ بیوی نے کہا: گھر میں تھوڑا سا "جو" ہے (کہ جس سے آٹا بنتا ہے) اور کچھ بھی نہیں ہے۔ میں نے کہا کہ تم جلدی سے اس کا آٹا بناؤ۔ میرے گھر میں ایک بکری کا بچہ تھا، میں نے اُسے ذبح کرکے (یعنی کاٹ کر)، اُس کی بوٹیاں بنا دیں اور بیوی سے کہا: تم جلدی سے گوشت اور روٹی بنالو، میں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ کو بلا کر لاتا ہوں۔ بیوی نے کہا: صرف حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ اور ایک، دو لوگوں کو ساتھ لائیں کیونکہ کھانا کم ہے۔ حضرت جابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ نے اکیلے میں جاکر عرض کی: یارَسُوۡلَ اللہ! (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ) تھوڑے سے آٹے کی روٹیاں اور ایک بکری کے بچے کا گوشت میں نے گھر میں بنوایا ہے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ ایک، دو لوگوں کے ساتھ آجائیں، یہ سن کر حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ نے سب کو فرمایا کہ جابر نے کھانے کی دعوت دی ہے، سب لوگ ان کے گھر پر آکر کھانا کھالیں، پھر مجھ سے فرمایا کہ جب تک میں نہ آجاؤں روٹی مت پکانا۔ جب حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ تشریف لائے تو آٹے میں اپنا لُعاب (یعنی تھوک شریف) ڈال کر دعا فرمائی اور جس برتن میں گوشت تھا، اُس میں بھی اپنا لُعاب (یعنی تھوک شریف) ڈال دیا۔ پھر روٹی پکانے کا حکم دیا اور یہ فرمایا کہ برتن چولھے سے نہ اتارنا۔ حضرت جابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ کی بیوی نے روٹی بنانا شروع کردی اور برتن سے گوشت نکال نکال کر دینا شروع کیا ایک ہزار(1000) آدمیوں نے پیٹ بھر کر کھانا کھالیا مگر آٹا جتنا پہلے تھا اتنا ہی رہ گیا اور برتن میں سالن بھی بچ گیا۔ (بخاری، 3/51، حدیث: 4101، 4102 ملخصاً، سیرت مصطفیٰ، ص 326 ملخصاً)

پیارے بچّو اور اچھی بچّیو! اس روایت اور سچے واقعے سے پتا چلا کہ اللہ پاک نے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ کو یہ طاقت دی ہے کہ چاہیں تو کم کھانے کو زیادہ کردیں اور یہ بھی پتا چلا کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ اپنے صحابہ سے کتنا پیار

www.farzuloom.net

فرماتے ہیں کہ اس بھوک میں بھی اپنے صحابہ کو نہ بھولے۔ مزید یہ بھی پتا چلا کہ دنیا میں مصیبتیں اور پریشانیاں آتی ہیں لیکن کامیاب وہی ہے کہ جو ان پر صبر کرے۔

....

(5) اُنگلیوں سے پانی نکل آیا

ایک مرتبہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم 1400 صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ کے ساتھ عمرہ کرنے کے لیے مکّے شریف گئے۔ غیر مسلم ایک فوج لے کر آگئے اور مکّے شریف میں آنے سے پہلے ہی مسلمانوں کو روک دیا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ وہاں رُک گئے۔ یہاں پانی بہت کم تھا، ایک ہی کنواں (well) تھا اور اُس کا پانی بھی ختم ہو گیا۔ جب صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ کو پیاس زیادہ لگی تو حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ایک برتن میں اپنا مبارک ہاتھ ڈال دیا اور آپ کی پاک انگلیوں سے پانی کے چشمے (springs) جاری ہو گئے یعنی بہت زیادہ پانی نِکلنا شروع ہو گیا۔ پھر یہ پانی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس کنویں (well) میں ڈالا جس میں پانی نہیں تھا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے جس پانی سے وضو کیا تھا، وہ پانی اور اپنا ایک تیر بھی اسی کنویں میں ڈال دیا تو اُس کنویں میں اتنا پانی ہو گیا کہ سب صحابہ اپنے لیے اور اپنے جانوروں کے لیے اس کنویں سے کئی دن تک پانی لیتے رہے۔ (بخاری، کتاب المغازی، 3/ 68، 69، حدیث: 4250، 4152 ملخصاً ۔ الکامل فی التاریخ ، 2/ 86، 87 ملخصاً۔ سیرت مصطفٰی، ص 347 ملخصاً)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کچھ اس طرح لکھتے ہیں: سب پانیوں میں سب سے افضل پانی وہ ہے کہ جو پیارے آقا، مدینے والے مُصطفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی انگلیوں سے نکلا۔ (فتاوی رضویہ 3/ 245)

پیارے بچّو اور اچھی بچّیو! اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ **اللہ** پاک نے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو بہت طاقت دی ہے کہ آپ جو چاہیں کر سکتے ہیں اور یہ بھی پتا چلا کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اپنی اُمت پر بہت رحم کرنے والے ہیں۔

....

(6) کھجور خود آگئی

ایک گاؤں میں رہنے والا حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے پاس آیا اور اس نے آپ سے پوچھا کہ مجھے یہ کیسے یقین ہو کہ آپ **اللہ پاک** کے نبی ہیں؟ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ اس کھجور (dates) کے درخت پر جو کھجوریں ہیں اگر میں ان کو اپنے پاس بلاؤں اور وہ میرے پاس آجائیں تو کیا تم میرے نبی ہونے پر ایمان لاؤ گے؟ اس نے کہا: ہاں بے شک میں آپ کو خدا کا رسول مان لوں گا۔ آپ نے کھجوروں کو بلایا تو وہ فوراً درخت سے اتر آئیں اور آپ کے پاس آ گئیں پھر آپ نے حکم دیا تو وہ واپس جاکر درخت میں اپنی جگہ پر لگ گئیں۔ یہ دیکھ کر وہ گاؤں والا فوراً مسلمان ہو گیا۔

(ترمذی، کتاب المناقب، 5/360، حدیث: 3648۔ سیرت مصطفٰے، ص 773 تا 774 مُلخصاً)

پیارے بچّو اور اچھی بچّیو! اس حکایت (سچے واقعے) سے ہمیں پتا چلا کہ **اللہ** پاک کے نبی کا حکم درخت بھی مانتے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم بھی نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے حکم پر عمل کیا کریں۔

....

(7) درخت نے سلام کیا

حضرت عَبْدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُما نے فرمایا کہ ہم لوگ اللہ پاک کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے ساتھ ایک جگہ جا رہے تھے کہ گاؤں میں رہنے والا ایک آدمی آپ کے پاس آیا، آپ نے اس کو اسلام کی دعوت دی، اس نے سوال کیا کہ کیا آپ کے نبی ہونے پر کوئی نشانی بھی ہے؟ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ ہاں یہ درخت بتائے گا کہ میں اللہ پاک کا نبی ہوں۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اس درخت کو بلایا اور وہ فوراً ہی اپنی جگہ سے چل کر آ گیا اور سلام کیا، کہا "اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ" پھر اس نے زور سے تین مرتبہ آپ کو اللہ پاک کا نبی کہا۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اس کو اشارہ فرمایا تو وہ درخت زمین میں چلتا ہوا اپنی جگہ پر واپس چلا گیا۔ اُس گاؤں والے نے کہا: یا رسول اللہ! (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ کے پیارے پیارے ہاتھ پاؤں چوم لوں تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اسے اجازت دے دی۔ اُس نے آپ کے پیارے پیارے ہاتھ اور پاؤں کو بہت محبت کے ساتھ چوم لیا۔ (شرح الزرقانی علی المواھب، 6/517 تا 519 مع بیہقی مُلخصاً)

پیارے بچّو اور اچھی بچّیو! اس روایت سے ہمیں معلوم ہوا کہ درخت بھی اللہ پاک کے نبی کو جانتے اور ان کا حکم مانتے ہیں۔ ہمیں بھی اللہ کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی باتوں پر عمل کرنا چاہیے۔

....

(8) درخت چل کر آگیا

ایک مرتبہ کہیں جاتے ہوئے پردہ کرنے کی ضرورت ہوئی مگر کہیں کوئی پردہ کرنے کی جگہ (cover place) نظر نہیں آئی لیکن اُس میدان میں دو درخت نظر آئے جو ایک دوسرے سے بہت دور تھے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ایک درخت کی شاخ (branch of tree) پکڑ کر چلنے کا حکم دیا تو وہ درخت اس طرح آپ کے ساتھ ساتھ چلنے لگا جس طرح اونٹ چلتا ہے پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے دوسرے درخت کو بھی چلنے کا اشارہ فرمایا تو وہ بھی چل پڑا اور دونوں درخت ایک دوسرے سے مل گئے اور آپ نے ان دو درختوں کے ذریعے پردے کی جگہ (cover place) بنالی۔ ضرورت پوری ہونے کے بعد آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے حکم دیا تو وہ دونوں درخت زمین پر چلنے لگے اور اپنی اپنی جگہ پر واپس چلے گئے۔ (شرح الزرقانی علی المواہب، 6/520)

پیارے بچّو اور اچھی بچّیو! اس حدیثِ پاک سے پتہ چلا کہ درخت (اور سب چیزیں) اللہ پاک کے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی بات مانتے ہیں کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جو فرماتے ہیں، وہ کام درخت بھی کرتے ہیں پھر بھی حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اپنے لیے دنیا کا سامان جمع نہیں کیا بلکہ اپنی پوری زندگی اللہ پاک کو خوش اور راضی کرنے والے کاموں میں گزاری۔ ہمیں چاہیے کہ ہم بھی اپنی زندگی اللہ پاک اور اسکے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو خوش اور راضی کرنے والے کاموں میں گزاریں۔

....

(9) لکڑی تلوار بن گئی

حضرت عَبْدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی تلوار (sword) ایک جنگ میں ٹوٹ گئی تھی تو ان کو رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ایک کھجور کی شاخ (branch) دے کر ارشاد فرمایا کہ "تم اس سے لڑو" وہ لکڑی حضرت عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے ہاتھ میں آتے ہی ایک بہترین تلوار (sword) بن گئی۔ (مدارج النبوت، قسم سوم، 2/123 ملخصاً)

پیارے بچّو اور اچھی بچّیو! اس حکایت (یعنی سچّے واقعے) سے ہمیں یہ پیاری بات پتا چلی کہ **اللہ** پاک نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو یہ طاقت دی ہے کہ وہ جو چاہیں، جیسا چاہیں کر سکتے ہیں۔

....

www.farzuloom.net

(10) رونے والا ستون (pillar)

(مدینے پاک کی) مسجد نبوی میں پہلے منبر (muslim pulpit یعنی ایسی سیڑھیاں، جن پر امام صاحب کھڑے ہو کر جمعے کے دن عربی میں ایک قسم کا بیان کرتے ہیں، وہ) نہیں تھا، کھجور کے درخت کا ایک ستون (Pillar) تھا، اُس پر ٹیک لگا کر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خطبہ دیا کرتے (یعنی بیان کرتے) تھے۔ جب ایک صحابیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے ایک منبر (muslim pulpit) بنا کر مسجد میں رکھ دیا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اس پر کھڑے ہو کر خطبہ دینا شروع کر دیا تو اُس ستون (Pillar) سے بچوں کی طرح رونے کی آواز آنے لگی، ستون اتنے زور زور سے رونے لگا کہ ایسا لگتا تھا کہ وہ پھٹ جائے گا اور اس رونے کی آواز کو مسجد کے نمازیوں نے اپنے کانوں سے سنا۔ ستون کے رونے کی یہ آواز سن کر حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ منبر سے نیچے آگئے اور ستون پر محبّت سے اپنا پیارا ہاتھ رکھ دیا اور اس کو اپنے سینے سے لگا لیا تو اُس ستون نے اِس طرح آہستہ آہستہ رونا کم کیا کہ جس طرح رونے والے بچوں کو چپ کرایا جاتا ہے۔ پھر وہ خاموش ہو گیا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ یہ ستون اس وجہ سے رو رہا تھا کہ یہ پہلے اللہ پاک کا ذکر سنتا تھا اور اب (نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی پیاری آواز میں اللہ پاک کا ذکر) نہ سنا تو رونے لگا۔ (بخاری، 2/496، حدیث: 3584، سیرت مصطفیٰ، ص 778 ملخصاً) پھر حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اُس سے فرمایا! اگر تم چاہو تو تمھیں پھر اُسی باغ میں لگا دیا جائے جہاں تم تھے اور تم پہلے کی طرح پھل دو اور اگر تم چاہو تو میں تمھیں جنّت کا ایک درخت بنا دوں تا کہ جنّت میں اللہ پاک کے نیک بندے تمھارا پھل کھاتے رہیں۔ یہ سن کر ستون نے اتنی زور سے جواب دیا کہ سب لوگوں نے بھی سن لیا، کہا یا رسول اللہ! (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) میں چاہتا ہوں کہ میں جنّت کا ایک درخت بنا دیا جاؤں تا کہ اللہ پاک کے نیک بندے میرا پھل کھاتے رہیں۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ میں نے تیری بات مان لی (یعنی تمھیں جنّت کا درخت بنا دیا)۔ پھر آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ! دیکھو اِس ستون نے ختم ہونے والی دنیا کو چھوڑ کر باقی رہنے والی زندگی (یعنی جنّت) کو لے لیا۔ (الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ، ج 1، ص 304، 305، سیرت مصطفیٰ، ص 779، 780 ملخصاً)

پیارے بچّو اور اچھی بچّیو! اس حدیثِ پاک سے یہ معلوم ہوا کہ بے جان چیزیں (non-living objects) بھی پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے محبت کرتی ہیں اور حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے دور ہونا پسند نہیں کرتیں۔ آج بھی عاشقانِ رسول مدینے پاک سے نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی وجہ سے محبت کرتے اور چاہتے ہیں کہ بار بار مدینہ پاک حاضر ہوں اور مدینے پاک سے واپسی پر رو رہے ہوتے ہیں۔

www.farzuloom.net

(11) اونٹ رونے لگا

ایک بار حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ایک آدمی کے باغ میں تشریف لے گئے وہاں ایک اونٹ (camel) کھڑا ہوا زور زور سے آواز نکالنے لگا اور اس کی دونوں آنکھوں سے آنسو نکلنا شروع ہو گئے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے قریب جا کر اس کے سر پر اپنا محبّت بھرا ہاتھ پھیرا تو وہ بالکل خاموش ہو گیا۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے لوگوں سے پوچھا کہ اس اونٹ کا مالک کون ہے؟ لوگوں نے ایک آدمی کا نام بتایا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فوراً اُن کو بلوایا اور فرمایا کہ تم ان جانوروں پر رحم کیا کرو۔ تمہارے اس اونٹ نے مجھ سے تمہاری شکایت کی ہے کہ تم اس کو بھوکا رکھتے ہو اور اس کی طاقت سے زیادہ کام لے کر اس کو تکلیف دیتے ہو۔ (شرح الزرقانی علی المواھب، 6/543، سیرت مصطفیٰ، صفحہ 782، 783 ملخصاً) یعنی اُس آدمی کو سمجھا دیا کہ اِسے کھانے کو پورا دے اور کام کم لے۔

پیارے بچّو اور اچھی بچّیو! اس حکایت (سچے واقعے) سے ہمیں معلوم ہوا کہ جانور بھی حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو جانتے ہیں، بلکہ انہیں یہ بھی معلوم ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہماری سنتے ہیں اور ہمارے مسئلے حل کر دیتے ہیں۔

(12) چڑیا اور اس کے بچے

ایک مرتبہ ایک صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کسی جھاڑی (Bush) کے قریب سے گزر رہے تھے کہ اُنہیں چڑیا کے بچّوں کی آواز آئی، وہ قریب گئے اور چڑیا کے بچّوں کو پکڑ کر اپنی چادر میں رکھ لیا، اِتنے میں اُن کی ماں (چڑیا) آگئی اور اُن صحابی کے سَر پر چکّر (Round) لگانے لگی۔ اُنہوں نے چادر کو کھولا تو وہ چڑیا نیچے آئی اور اپنے بچّوں کے ساتھ بیٹھ گئی، وہ صحابی اِن سب کو چادر میں لے کر نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے پاس لے آئے اور پوری بات بتائی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: چادر زمین پر رکھ کر کھول دو! اُنہوں نے چادر کو کھول دیا لیکن چڑیا اپنے بچّوں سے الگ نہ ہوئی۔ اللہ پاک کے رَسُول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: کیا تم اِس چڑیا کی اپنے بچّوں سے محبّت دیکھ کر حیران (Surprise) ہو رہے ہو؟ یہ چڑیا اپنے بچوں پر جتنا

www.farzuloom.net

رحم کرنے والی ہے، بے شک **اللہ** پاک اپنے بندوں پر اِس سے بھی زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ پھر ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: انہیں واپس لے جاؤ اور (ان کی ماں سمیت) انہیں وہیں رکھ آؤ جہاں سے لے کر آئے ہو، ان کی ماں ان کے ساتھ ہی رہی تو وہ صحابی انہیں واپس لے گئے۔ (ابو داود، کتاب الجنائز، 3/245، حدیث:3089)

پیارے بچّو اور اچھی بچّیو! اس روایت (سچے واقعے) سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ماں اپنے بچّوں سے بہت مَحبّت کرتی ہے، اِس لئے ہمیں بھی چاہئے کہ ہم اپنی امّی ابّو کا بہت خیال رکھیں، اُن کی بات مانیں اور اُنہیں تنگ نہ کریں۔ مزید یہ بھی معلوم ہوا کہ **اللہ** پاک اپنے بندوں پر اُن کی ماں سے بھی زیادہ رحم کرنے والا ہے اور **اللہ** پاک نے اپنے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو رَحْمَۃٌ لِّلْعَالَمِیْن (سب کے لیے رحمت) بنایا وہ ہمارے لیے بھی رحمت ہیں اور جانوروں کے لیے بھی رحمت ہیں تو ہمیں بھی اللہ پاک اور اُسکے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے مَحبّت کرنی چاہیئے اور ان کے بتائے ہوئے کاموں کو کرنا چاہیئے۔

....